تار کا پتہ ”الفضل“ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۱۵

ششماہی ۸

سہ ماہی ۴/۱۲

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴	مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۵۵ھ	یوم چہارشنبہ	مطابق ۱۱ نومبر ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۱۴

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ نومبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ آپ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بھی بفضلہٖ تعالےٰ خیروعافیت ہے ؛

آج بعد نماز مغرب حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں مہمان خانہ میں ایک جلسہ ہوا جس میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ذکر حبیبؑ پر دلچسپ تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی رُوح پرور باتیں بیان فرمائیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے

”یاد رکھو ہمارے پاس کوئی ایسی پھونک نہیں جس سے کوئی شخص یک دفعہ ابدال میں داخل ہو جائے سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ ترقی مدارج کے لئے آزمائش ضروری ہے۔ اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا۔ دیندار نہیں بن سکتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہؤا کرتی ہے۔ یاد رکھو۔ جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے۔ جب تکالیف اور مصائب آئیں۔ رُوحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دکھ اور تکالیف اٹھانے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔ ؎

عشقِ اوّل سرکش و خونی بود ؛ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

بعض لوگ آتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمیں پھونک مارو۔ کہ اولیاء اللہ بن جائیں اور ہمارا سینہ صاف ہو جائے۔ اور رُوحانی معراج پر پہونچ جائیں۔ اور ہمارے قلب میں پاکیزگی پیدا ہو جائے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ سب کچھ دکھوں اور تکالیف کے بعد مل جاتا ہے اور ضرور مل جاتا ہے۔ مومن کو اللہ تعالےٰ ضائع نہیں کرتا“ (بدر ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

میاں عبداللہ خان صاحب چانگریاں -/۶
بابو عبدالرشید صاحب امرتسر -/۳۲
مرزا حاکم بیگ صاحب گجرات -/۱۰
میاں عصمت اللہ صاحب " -/۱۰
منشی مدار بخش صاحب " -/۶
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب " -/۱۵
بابو محمد سلیم صاحب " -/۵
مستری فضل کریم صاحب -/۶
منشی غلام رسول صاحب گورائی " -/۱۰
میاں محمد صدیق صاحب کلکتہ بنگال -/۲۴۰
عطاء الٰہی صاحب " " -/۱۰
سید عبدالشکور صاحب " -/۶
محمد اسحٰق صاحب " -/۳۱
علامہ عبدالقادر صاحب پروفیسر " -/۱۰۰
ڈاکٹر سردار علی صاحب شتاب گڈھ کلکتہ بنگال -/۱۰۱
سید محمود شاہ صاحب بنگال -/۳۰
مولوی چراغ دین صاحب شیخوپورہ -/۱۲
شیخ امام الدین صاحب سیدوالہ ۵/۱۰
سید ولایت شاہ صاحب معہ اہلیہ و والدین شاہ مسکین -/۱۶
غلام محمد صاحب " -/۵
عبدالواحد صاحب " -/۵
محمد ابراہیم صاحب " -/۵
غلام احمد صاحب معہ اہلیہ و والدین و دادی صاحبہ -/۲۰
بابو عزیز الدین احمد صاحب راولپنڈی حال سرگودھا -/۱۰۱
پیر فیض احمد صاحب سرگودھا -/۲۰
چراغ الدین صاحب " -/۱۵
تصدق حسین صاحب " -/۵
میاں عبدالرحمٰن صاحب بھیرہ -/۱۱
مولوی غلام رسول صاحب " -/۶
ڈاکٹر ایم ڈی کریم صاحب " -/۵
چوہدری محمد خان صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی -/۵
چوہدری محمد علی صاحب چک ۹۹ شمالی -/۵
" علی احمد صاحب " -/۶
اہلیہ صاحبہ منشی ضیاء الدین صاحب [illegible] -/۵
چوہدری غلام حسین صاحب چک نمبر ۹۸ شمالی -/۱۰
مرزا عبدالحق صاحب وکیل گورداسپور -/۱۰۵
بابو عنایت الٰہی صاحب " -/۲۵
" نظام الدین صاحب " -/۱۰
مستری فیض محمد صاحب ڈیرہ بابا نانک -/۶

شیخ نبی بخش صاحب ڈیرہ بابا نانک -/۶
منشی غلام حسین مہنگا و شیر محمد صاحبان - اوجلہ ۱۵/۸
میاں گلاب صاحب ولد کریم بخش صاحب ۵/۸
مولوی عبدالرحیم صاحب تلونڈی جھنگلاں -/۵
والدہ صاحبہ " " -/۵
اکبر علی صاحب بھیرو چیچی -/۵
اللہ بخش ولد رحمت اللہ صاحب بھیرو چیچی -/۵
سید محمود شاہ صاحب منٹگمری -/۱۱
بابو نصیر احمد صاحب " -/۱۵
" فیض محمد صاحب " -/۲۵
شیخ حاجی محمود احمد صاحب " -/۱۰
فاطمہ بیگم صاحبہ -/۳۰
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چک نمبر ۳۰/۱۱ -/۳۱
شیخ جان محمد صاحب " -/۶
چوہدری غلام محمد صاحب " -/۱۱
وارث علی صاحب پاکپٹن -/۸
میاں جان محمد صاحب چک ۶/۱۱ -/۵
مولوی عبدالحمید صاحب دہلی -/۴۵
حافظ عبدالسلام صاحب شملہ دہلی ۱۰۷/۸
شیخ خادم حسین صاحب " " -/۳۵
" غلام علی صاحب " " -/۳۰
خواجہ نظام الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ انبالہ -/۳۰
حکیم سید محمد ابراہیم صاحب انبالہ -/۵
سید احمد حسین صاحب پوسٹ مین -/۵
چوہدری عبدالحمید صاحب جالندھر -/۱۲
اہلیہ صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج ہوشیارپور -/۶۵
اہلیہ صاحبہ سید بشیر احمد صاحب ہوشیارپور -/۵
ہمشیرہ صاحبہ " " -/۵
جلال الدین صاحب پھگلانہ -/۵
مولوی محمد عبداللہ صاحب عرضی نویس نکودر -/۵
استانی جنت النساء بیگم صاحبہ گڑھ شنکر -/۱۵
محمد ابراہیم صاحب رتہالی گڑھ شنکر -/۵
چوہدری عزیز احمد سب جج چکوال -/۴۰
سید فخر الاسلام صاحب [illegible] " -/۷
راجہ شمس الدین صاحب کریالوی " -/۶
عائشہ اہلیہ صاحبہ گلشان صاحب " ۵/۸
چوہدری نواب خان صاحب چکوال -/۶
خواجہ محکم الدین صاحب " -/۶

عائشہ صاحبہ اہلیہ خواجہ شمس الدین صاحب آگرہ والے -/۶
ماسٹر فضل کریم صاحب گوجرخان -/۵۰
صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب سرائے نورنگ -/۴۰
اہلیہ اول و دوم صاحبزادہ سید محمد طیب جان صاحب سرائے نورنگ -/۴۰
صاحبزادہ عبدالسلام جان صاحب سرائے نورنگ -/۷
چوہدری برکت علی صاحب راولپنڈی حال پشاور -/۱۱
قاضی عبدالخالق صاحب پشاور -/۵
حاجی محمد الدین صاحب احمدی پور -/۵
عبدالسلام صاحب " -/۵
منشی عبدالغفور صاحب ریڈر ایبٹ آباد ہزارہ -/۱۰
مولوی عبدالحق صاحب عرائض نویس ایبٹ آباد ہزارہ -/۱۰
چوہدری غلام علی صاحب ادرا بھاگو بھٹی -/۱۰
میاں اللہ دتا صاحب نوشہرہ چھاؤنی -/۱۲
میاں محمد شفیع صاحب " " -/۲۵
میاں علم الدین صاحب " " ۵/۸
مولوی سراج الحق صاحب پٹیالہ -/۶۵
شیخ محمد کرم الٰہی صاحب " -/۱۰
بابو محمد بشیر صاحب " -/۲۰
حافظ امام الدین صاحب گوٹریالہ -/۶
سید احمد شاہ صاحب کھاریاں -/۳۵
عبدالمالک صاحب چک سکندر -/۵
فضل الدین صاحب " -/۵
چوہدری عزیز اللہ صاحب وکیل وزیرآباد -/۳۵
رسالدار محمد یعقوب صاحب میرٹھ چھاؤنی -/۶۵
صوفی محمد بشیر احمد صاحب " -/۱۰
منشی دانشمند خان صاحب پونچھ کشمیر -/۲۰
والدہ صاحبہ راجہ سمیع اللہ صاحب بونہ ہٹی کشمیر -/۱۲
راجہ ولی محمد صاحب پاڑی پورہ کشمیر -/۱۱
راجہ محمد عبداللہ صاحب " " -/۵
میر عبدالعزیز صاحب " " -/۵
عبدالکریم صاحب " " -/۱۰
خواجہ محمد ایوب صاحب " " -/۷
منشی محمد عالم صاحب اکال گڑھ -/۱۵
میاں عطا محمد صاحب چک نمبر ۱۹۵ رکھ جنڈانوالہ -/۵
قاضی محمد نورالدین صاحب گوئیکی -/۵
(باقی)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی محمد شاہ - علی یا اللہ دتا ولد چراغ شاہ ذات میکوکارہ قریشی ساکنہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۳۶ ۱۹ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔
تحریر مورخہ ۷ اگست ۱۹۳۶ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی دین محمد ولد نواب شاہ ذات میکوکارہ قریشی سکنہ کوٹ بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۳۶ ۱۹ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۷ اگست دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۶ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی بابک سماۃ سیدا ولد سدادا ذات معلی سکنہ چک نمبر ۵۳ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۸ ۱۲/۳۶ تاریخ پیشی بمقام چنیوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۹/۳۶ ۱۹
دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

Digitized by Khilafat Library

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ ایجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی بھولا رام بلرام ولد فتح چند ذات چکارہ سکنہ مقتے تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۱۱/۳۶ء تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ بتحریر مورخہ ۱۵/۸/۳۶ء۔ دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ ایجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی فتح خان ولد علی خان ذات بلوچ سکنہ ماڑی شاہ سنجرہ تحصیل و ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گزاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۲/۱۱/۳۶ء تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۵/۸/۳۶ء
دستخط۔ خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

عرق فولاد

نہایت ہاضم مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ ہے۔ عمدہ خون پیدا کر کے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے۔ معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے۔ جگر کی سختی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان

ضرورت رشتہ

ایک معزز اور صاحب حیثیت دوست جن کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ لڑکی کی عمر ۲۰ سال سے ۳۰ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ بیوہ بھی ہو تو چنداں مضائقہ نہیں بشرطیکہ پہلی اولاد کوئی نہ ہو۔ صورت و سیرت کی خوبی اور دینداری و سلیقہ شعاری ضروری ہے۔ قومیت کی کوئی قید نہیں۔ مفصل حالات کے لئے خط و کتابت م معرفت مینجر صاحب الفضل ہو۔

— اگر آپ —

ان دو بیماریوں میں سے کسی ایک میں مبتلا ہیں۔ تو صرف ایک دفعہ میری طرف رجوع کریں

پہلی دوا میری طلسماتی پڑیا کو استعمال کر کے شان ایزدی ملاحظہ کریں۔ پیشاب بند ہو۔ یا رک رک کر آتا ہو۔ زخم ہو کر پیپ پڑ گئی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ صرف پانچ خوراک سے کلی صحت ہوگی۔ قیمت صرف ۵ روپیہ

دوسری دوا میرے طلسماتی تیل کا استعمال قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ ہے جوڑوں میں درد ہو۔ رگوں میں درد ہو۔ گوشت میں درد ہو۔ ہڈی میں درد ہو۔ مگر چوٹ کا درد نہ ہو۔ ایک ہفتہ دوا استعمال کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ درد کافور ہوں گے۔ قیمت ۲ روپیہ

المشتہر۔ مرزا مراد بیگ احمدی چک ۲۳۸ ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائل پور

تعارف

ہومیوپیتھک علاج بہ نسبت دوسرے طریقہ علاج کے جلد فائدہ کرتا ہے۔ کشتہ جات اور انجکشن کے بد اثرات۔ اپریشن۔ کڑوی کسیلی دوا کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے کفایت شعاری کو مدنظر رکھتے ہوئے اس علاج کو ترجیح دیجئے۔ انشاء اللہ آپ بھی تعریف کریں گے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ میواڑ

جنرل سروس کمپنی قادیان

جو احباب قادیان میں جائداد (زمین یا مکان) خرید و فروخت کرنا۔ نئی عمارت کی تعمیر کے متعلق مشورہ کرنا یا نگرانی کا بندوبست کرانا۔ پودوں اور باغات وغیرہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا۔ اور آبپاشی کے لئے الیکٹرک موٹر اور اپنے نئے یا پرانے مکانات میں بجلی کی فٹنگ کرانا چاہتے ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ مینجر جنرل سروس کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ انتظام تسلی بخش کیا جائے گا۔

خاکسار:۔ مرزا منصور احمد مینجر کمپنی ہذا

Digitized by Khilafat Library

محافظ جنین

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ ہچکی۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست۔ اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱ روپیہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۸ نومبر - پنڈت جواہر لال نہرو کا پنڈت مالویہ کی نیشنلیسٹ پارٹی سے سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ نمائندہ ڈیریس کو ملاقات کے دوران میں انہوں نے کہا۔ کہ مالویہ جی سے تصفیہ کی تمام شرائط طے پاگئی ہیں جس کے متعلق عنقریب اعلان کیا جائیگا۔ مالویہ جی کانگرس میں ہمارے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ کانگرس فرقہ وارانہ فیصلہ کی پرزور مذمت کرے گی۔ اور فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ہنگامہ آرائی اگرچہ کانگرس کا پروگرام نہیں ہو گا۔ لیکن اگر کانگرس کا کوئی ممبر اس ایجی ٹیشن میں حصہ لے گا۔ تو کانگرس کو کسی قسم کا اعتراض نہ ہوگا۔

روما ۸ نومبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسولینی موٹر پر سوار ہو کر شہر کی طرف آرہا تھا۔ کہ اس کی موٹر پر گولی چلائی گئی لیکن وہ بچ گیا۔ مسولینی نے موٹر روک لی۔ اور حملہ آور کو پکڑ لیا۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ ہسپانیہ کا ایک اشتراکی ہے اور چند روز سے روما میں مقیم تھا۔

لنڈن ۸ نومبر - اطلاع موصول ہوئی ہے کہ باغی فوج میڈرڈ کے مغربی جانب ٹولیڈو اور دوسرے شہروں کے پلوں سے دریا کو عبور کرنے کو تیار ہے مگر خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کے آدمیوں نے تمام پلوں کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا ہے۔ میڈرڈ کا شہر کھنڈرات کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ باغی افواج شہر میں داخل ہوگئی ہیں۔

لاہور ۸ نومبر - لاہور میں سرخ قاتلوں کی انجمن کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ بنگلے اور موٹر کاروں کو جلانے کی کوشش کی جارہی ہیں۔ پولیس نے سول لائن کے علاقہ میں رہنے والوں کو ہدایت کی ہے کہ شرارت سے آگ لگانے والوں سے محتاط رہیں۔ اور اگر ان کی کوٹھیوں کے نزدیک کوئی مشتبہ آدمی گھومتا نظر آئے۔ اسے پولیس کے حوالے کر دیں۔ چرچ روڈ پر رات کے پونے ۹ بجے کے قریب ایک کار کو آگ لگا دی گئی۔ کار کے نزدیک دو سرخ پوسٹر تھے جن پر لکھا تھا۔ کہ جن لوگوں کے پاس کاریں ہیں وہ دوسروں کی کاروں کو خاک سیاہ کرنے کے ہی مطمئن ہو سکتے ہیں۔ ان پر یہ الفاظ بھی لکھے تھے۔ "دولتمندوں کو سفید گندمی مرد اور عورت کی تمیز کے بغیر قتل کردو۔ اور جہاں تک ہوسکے ان کی جائداد کو آگ لگادو"

دہلی ۸ نومبر - کل اس جگہ سید سلیمان ندوی کی صدارت میں آل انڈیا فلسطین کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ مختلف تقریریں ہوئیں۔ جن میں برطانیہ کی یہود نواز پالیسی کی مذمت کی گئی۔

پٹنہ ۸ نومبر - معلوم ہوا ہے کہ صاحب گنج برانچ لائن پر گوگھا سٹیشن کے قریب ریلوے لائن سے ایک فش پلیٹ اور چند بولٹ جدا کر کے ٹرین کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن بروقت سراغ لگ جانے سے یہ حادثہ نہ ہوا۔ گورنمنٹ ریلوے پولیس سپرنٹنڈنٹ تفتیش کی غرض سے روانہ ہوچکا ہے۔

امرتسر ۸ نومبر - گندم نمبر ۲ روپے ۱۱ آنے ۹ پائی۔ گندم ماگھ ۲ روپے ۱۲ آنے ۹ پائی۔ سونا ۳۶ روپے ۳ آنے چاندی ۵۲ روپے ۸ آنے ہے۔

برلن ۸ نومبر - ایک اعلان کی رو سے جرمنی میں حسب ذیل جرائم سخت سزا کے مستوجب قرار دئے گئے ہیں ہڑتالیں۔ کارخانوں کے راز کا افشاء ہٹلر پر زبانی لعن طعن۔ قومی و جرمنی فوج کے کارناموں کی تذلیل۔ ضبط تولید کی تلقین۔ مادر وطن کی اہانت۔ خودکشی کا خیال اور پیداوار کی کاشت میں تساہل

لنڈن ۸ نومبر - ہسپانیہ کے وزیر اعظم نے ایک دوست کے نام مکتوب کے دوران میں اعلان کیا ہے کہ میں باغیوں کو روکنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اگر وہ میڈرڈ میں داخل ہوگئے۔ تو اپنے آپ گولی سے اڑا دونگا۔ کسی حالت میں بھی میں زندہ رہ کر میڈرڈ کو نہیں چھوڑوں گا۔

روما ۸ نومبر - سر ایرک ڈرمنڈ سفیر انگلستان متعینہ اطالیہ نے کونٹ کیانو وزیر امور خارجہ اطالیہ کو مطلع کیا ہے کہ حکومت انگلستان نے فیصلہ کرلیا ہے کہ ادیس آبابا سے ہندوستانی فوج کو بہت جلد واپس بھیج دے۔

کلکتہ ۸ نومبر - بنگال پراونشل کانگرس کمیٹی کی مجلس عاملہ کے ریزولیوشن کی بناء پر جو فرقہ وار فیصلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ بنگال کے کانگرسیوں اور نیشنلسٹوں میں صلح ہوگئی ہے۔ اس بارے میں یہ ریزولیوشن منظور کیا گیا ہے کہ بنگال کانگرس آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے انتخابی اعلان پر جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ اوف انڈیا ایکٹ کا استرداد کمیونل ایوارڈ کو بھی نامنظور ٹھہراتا ہے۔ اطمینان کا اظہار کرتی ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) روزنامہ "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے کہ اگرچہ فلسطین کے عربوں نے چھ مہینے کی ہڑتال کو ختم کردیا ہے۔ مگر اس کا اس جنگ پر جو فلسطین میں مدت جاری ہے کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ ہڑتال کا خاتمہ۔ یہودیوں کے خلاف بائیکاٹ کی تحریک کے آغاز کا موجب ثابت ہوگا فلسطین کی عام حالت مایوس کن ہے۔

لنڈن ۸ نومبر - برطانیہ کی ریلوے کے منتظمین کی طرف سے ۱۹۳۵ء کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریل کا سفر موٹر کے سفر کی نسبت حوادث سے محفوظ ہے۔ رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۳۵ء میں ریلوں میں کل ایک ارب اور ۹۹ کروڑ آدمیوں نے سفر کیا لیکن صرف ۲۷ آدمی مرے۔ اس کے مقابلے میں موٹروں اور لاریوں کے حادثات میں ۹۵۰۶ اشخاص ہلاک ہوئے۔

الہ آباد ۸ نومبر - یوپی گورنمنٹ سے اس امر کی استدعا کی گئی ہے کہ مسٹر یو این مہتہ آئی سی ایس کمشنر الہ آباد کو ریاست بیکانیر کی وزارت عظمیٰ کے فرائض سرانجام دینے کے لئے سبکدوش کیا جائے۔ اگر یہ درخواست منظور کرلی گئی۔ تو مسٹر مہتہ جلد سے جلد بیکانیر چلے جائیں گے۔

جھاریہ ۸ نومبر - بنگال ناگپور ریلوے پر ۲۰۰ کارکنوں نے جو ہڑتال کی تھی۔ وہ دوسرے کارکنوں میں بھی پھیل رہی ہے۔ چنانچہ بعض اور سٹیشنوں کے ملازمین بھی سٹیشن گڑھا کی تحریک میں شامل ہوگئے ہیں۔ ہڑتال کنندگان کی مرکزی کمیٹی کا اجلاس اس غرض سے بلایا جارہا ہے۔ تاکہ تمام لائن پر عام ہڑتال کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

ہانگ کانگ ۸ نومبر - ہوائی یا بحری تاخت وتاراج کی صورت میں سول آبادی کو محفوظ رکھنے کے لئے ہانگ کانگ میں زبردست تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اہم جنگی مقامات پر توپیں نصب کی جارہی ہیں۔ نیز زہریلی گیس کے اثر سے پانی اور کھانے کی اشیاء کو بچانے کا انتظام بھی کیا جارہا ہے۔ یہ کوشش بھی جاری ہے کہ گیس کا نقاب اس قدر سستا مہیا کیا جائے کہ ہر شخص اسے باآسانی خرید سکے۔

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کردیئے۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونیکے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ولیڈیز قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہوجاتا ہے اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اسکی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ آنے ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔ والسلام

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:- غلام نبی

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

(بذریعہ ڈاک)

محمود آباد فارم ۷ نومبر۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کی تکلیف بدستور ہے۔ لیکن کھانسی کم ہے۔ آج کی رات حضور نے آرام سے بسر کی۔ صبح کو کھانسی ہو گئی۔ گزشتہ دو دنوں کی نسبت حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے :۔

قادیان میں نماز تراویح کا انتظام

رمضان المبارک کے ایام میں قادیان کی مساجد میں جو تراویح کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کا نقشہ احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ناظر تعلیم و تربیت)

نمبر شمار	نام مسجد	نام قاری	نام سامع
۱	مسجد مبارک	حافظ کرم الٰہی صاحب	مقامی طور پر انتظام کیا جائیگا
۲	مسجد ارائیاں یعنی مسجد فضل	حافظ عبدالسلام صاحب	حافظ عبداللطیف صاحب
۳	مسجد ناصر آباد	حافظ شبیر محمد صاحب	حافظ بشیر احمد صاحب گجراتی
۴	مسجد دارالبرکات	حافظ قدرت اللہ صاحب	حافظ بشیر احمد صاحب
۵	مسجد دارالفضل	حافظ مسعود احمد صاحب	حافظ مبارک احمد صاحب
۶	مسجد دارالصحت	قاری غلام یٰسین صاحب	مقامی طور پر انتظام کیا جائیگا
۷	مسجد دارالعلوم	حافظ عنایت اللہ صاحب	حافظ منظور الٰہی صاحب
۸	مسجد دارالرحمت	صوفی غلام محمد صاحب	مقامی طور پر انتظام کیا جائیگا
۹	مسجد اقصیٰ	حافظ محمد رمضان صاحب	؍؍
۱۰	مسجد ریتی چھلہ	حافظ فیض اللہ صاحب	؍؍

Digitized by Khilafat Library

جماعت احمدیہ سامانہ کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ سامانہ علاقہ ریاست پٹیالہ کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۴ تا ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء منعقد ہوگا۔ ریاستہائے پھلکیاں و ضلع کرنال وانبالہ کے احمدی احباب بکثرت شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

موسم کے مطابق اپنے اپنے بستر ہمراہ لیتے جائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا :۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

درخواست ہائے دعاء

۱۔ میری بچی بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ نیز میری بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی جائے۔ فتح محمد (بٹالوی) راولپنڈی (۲) میرا بھائی عطا محمد سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ نذر محمد کبیر والہ۔ (۳) ماسٹر عبدالعزیز صاحب ٹیلر علی گڑھ بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ محمد الدین سیالکوٹ (۴) احباب میرے کاروبار کی ترقی اور بحالی صحت کے لئے دعا فرمائیں رحمت اللہ میڈیکل پریکٹشنر قلعہ صوبا سنگھ (۵) میری لڑکی سخت بیمار ہے۔ نیز ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ فتح دین۔ کوٹری سندھ (۶) حیدر ...

جماعت احمدیہ چمبہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے یکم و ۲ نومبر کی تاریخیں چنبہ میں تبلیغی جلسہ کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ اس موقعہ پر ۳۱ اکتوبر کی شام کو قادیان سے الحاج مولانا نیر صاحب مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی فاضل اور گیانی واحد حسین صاحب تشریف لائے۔ مقامی جماعت نے اپنے مقامی مبلغ ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل کی معیت میں آنیوالے مبلغین کا شہر سے ۲ میل باہر استقبال کیا۔ ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ ۲۰ میل کا پیدل پہاڑی سفر کر کے مبلغین تشریف لائے۔

یکم نومبر کو جلسہ کی منادی کرائی گئی۔ اور ۳ بجے بعد دوپہر جلسہ شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد دعا کی گئی۔ پھر ملک محمد عبداللہ صاحب نے مبلغین کا تعارف کرایا۔ اور گیانی واحد حسین صاحب نے "مجھے اسلام کیوں پیارا ہے" پر دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے گرنتھ صاحب کے بہت سے حوالے اسلام کی تائید میں پیش کئے ازاں بعد مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور صحابہ کرام کے حالات پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ حق کو قبول کرنے والوں پر ہمیشہ سے تکالیف اور مشکلات آتی رہی ہیں۔ آپ کی تقریر عالمانہ اور فصیح اردو میں تھی۔ اس کے بعد الحاج مولانا نیر صاحب صدر جلسہ نے نہایت مؤثر اور روحانیت سے لبریز تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے شیریں الفاظ اور آپ کے پُرتاثیر لہجہ نے لوگوں کے دلوں پر بہت اثر کیا۔ تقریر کے آخر میں یہاں کے والئے ریاست کے لئے آپ نے دعا کی۔ اس کے بعد اجلاس ۶ بجے شام ختم ہوا۔

۲ نومبر کو ۳ بجے بعد دوپہر جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد ملک محمد عبداللہ صاحب نے وفات مسیح پر تقریر کی۔ اور اس بنیادی اختلاف کو جو احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہے۔ واضح کیا۔ اس کے بعد مولوی علی محمد صاحب اجمیری نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ پھر گیانی واحد حسین صاحب نے ختم نبوت پر تقریر کی جس میں لفظ خاتم کی بہت عمدہ تشریح کی آخر میں الحاج مولانا نیر صاحب نے پُرتاثیر تقریر کی۔ جس میں حاضرین کو احمدیت کی دعوت دی۔ سوا چھ بجے شام اجلاس ختم ہوا۔ مولانا نیر صاحب اپنے ساتھ ہماری درخواست پر میجک لینٹرن بھی لائے ہوئے تھے۔ ۷½ بجے سے ۸½ تک مردوں میں تبلیغ احمدیت کے متعلق تصاویر دکھائی گئیں اس موقعہ پر ہندو اصحاب بھی کثرت سے آئے۔ اور لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ ۹ بجے کے بعد عورتوں میں یہ تصاویر دکھائی گئیں۔

الحمد للہ۔ جلسہ نہایت کامیاب ہوا۔ جلسہ گاہ ایک پرائیویٹ مکان تھا۔ اور ہم صاحب مکان کے نہایت ہی ممنون ہیں۔ کہ اس نے ہمیں جگہ دی۔ ورنہ جماعت احمدیہ کے لئے یہاں پر ایسی مشکلات ہیں۔ کہ وہ جلسہ ہی نہیں کر سکتی۔ یکم نومبر چونکہ یوم التبلیغ بھی تھا۔ اس لئے جلسہ میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ (سیکرٹری جماعت احمدیہ چنبہ)

(۷) اہلیہ چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ عبدالرب خان برہم قادیان (۷) میرا لڑکا محمود احمد دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ محمد عادل۔ قادیان (۸) کپتان اللہ داد خان صاحب پنشنر کی طبیعت آجکل قدرے ناساز رہتی ہے۔ احباب ان کی بحالئے صحت کے لئے دعا کریں فضل الٰہی۔ کھاریاں (۹) بابو عبدالخالق صاحب بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ فقیر احمد جالندھری ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۵۵ھ

روزوں کے متعلق اسلامی تعلیم کی حکمتیں

Digitized by Khilafat Library

رمضان المبارک کے بابرکت ایام چونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب بہت قریب آگئے ہیں۔ اس لئے اسلام کے اس مہتم بالشان رکن کے متعلق چند امور احباب کے ازدیاد معلومات کے لئے بیان کئے جاتے ہیں

اسلامی روزے

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ابتدائے عالم سے جس قدر بھی سچے مذاہب دنیا میں ہوئے قریبًا ان تمام میں روزوں کی کوئی نہ کوئی صورت پائی جاتی ہے۔ مگر اسلام نے جو روزوں کی صورت رکھی ہے۔ وُہ ایسی مکمل اور اعلےٰ ہے۔ کہ اس سے بہتر انسانی واہمہ میں بھی نہیں آسکتی۔ اسلام میں روزوں کی صورت یہ ہے کہ ہر شخص جو عاقل و بالغ اور تندرست ہے۔ رمضان کے مہینہ میں مسلسل ایک ماہ روزے رکھے۔ ہاں جو بیمار ہے یا مسافر ہے۔ یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہے۔ وہ روزہ نہ رکھے۔ مگر مسافر اور بیمار کے لئے یہ شرط ہے۔ کہ بعد میں وہ ان روزوں کو پورا کرے۔ البتہ جو بالکل معذور ہوں۔ اور روزہ رکھ ہی نہ سکتے ہوں۔ ان کے لئے کوئی روزہ نہیں

روزوں میں حکمتیں

روزہ کی قرآن کریم نے کئی حکمتیں بیان کی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ کہ لعلکم تتقون یعنی روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں۔ تا تمہیں تقوٰی حاصل ہو۔ اس آیت میں تتقون کا جو لفظ آیا ہے قرآن کریم میں یہ تین معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اوّل دکھوں سے بچنے کے معنوں میں۔ دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں تیسرے روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل کرنے کے معنوں میں۔

ان تین معانی کے لحاظ سے روزوں میں بھی کئی حکمتیں ہیں

تکالیف برداشت کرنے کی عادت

پہلی حکمت جو روزہ میں بیان کی گئی ہے یہ ہے۔ کہ انسان دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ بظاہر یہ ایک عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان روزوں کے ذریعہ دکھوں سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ جبکہ نظر یہ آتا ہے۔ کہ روزہ رکھکر انسان بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے لیکن جب گہری نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو یہ حکمت بھی نہایت دانشمندانہ نظر آتی ہے کیونکہ روزہ رکھا کر اسلام یہ بتانا چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس امر کو پسند نہیں کرتا۔ کہ لوگ سست اور غافل رہیں اور انہیں تکالیف برداشت کرنے کی عادت نہ ہو۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ بھوک پیاس اور دیگر ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کی وُہ طاقت رکھتے ہوں۔ اب چونکہ ہر سال ایک ماہ کے روزوں کے ذریعہ مسلمانوں کو بھوک پیاس اور دیگر تکالیف برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اس لئے جو لوگ صحیح معنوں میں روزے رکھتے ہیں۔ وہ دکھوں سے بچ جاتے ہیں۔ یعنی قومی لحاظ سے عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہوکر ہلاک نہیں ہوسکتے۔

غربا پروری کا احساس

پھر ایک اور طرح بھی انسان روزوں کے ذریعہ دکھوں سے بچ جاتا ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ مالدار لوگ جو سال بھر عمدہ غذاؤں سے اپنا پیٹ بھرتے رہتے ہیں۔ انہیں اپنے ان غریب بھائیوں کی تکالیف کا اندازہ نہیں ہوتا۔ جو فاقوں میں دن گذارتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے بھوک پیاس کی تکلیف نہیں دیکھی ہوتی۔ اور انسان کا یہ ایک عام طریق ہے۔ کہ جو تکلیف اسے خود نہ پہنچی ہو۔ اسے وہ پوری طرح محسوس نہیں کرسکتا۔ لیکن جب اسلام کے حکم کے ماتحت امراء کو بھی روزے رکھنے پڑتے ہیں۔ تو انہیں معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے۔ تب غرباء کی ہمدردی اور مدد کا جوش ان کے دل میں موجزن ہوتا ہے۔ پس چونکہ روزوں کے ذریعہ قوم کے غریب طبقہ کی حفاظت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے روزہ دکھوں سے بچاتا ہے۔ یعنی قومی لحاظ سے ایسے لوگوں کو کوئی دکھ نہیں پہونچ سکتا۔ جو روزہ رکھتے ہوں۔ کیونکہ روزوں کے نتیجہ میں اس قوم کا غریب آدمی بھی اپنی قوم کے امیر کی طرح ترقی کی دوڑ میں حصہ لینے والا ہوگا۔ اور اس طرح قوم مضبوط ہوتی جائیگی۔

گناہوں سے حفاظت

تتقون کے دوسرے معنے گناہوں سے بچنے کے ہیں۔ روزوں سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ کیونکہ گناہ انسان اسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ جبکہ اس کا عادی ہوجائے۔ لیکن جب اس میں یہ طاقت ہو۔ کہ اپنی مرضی سے اس کو چھوڑ بھی دے تو اس وقت نفسانی خواہشات اس پر غلبہ نہیں پاسکتیں۔ اس اصل کے ماتحت جب کوئی شخص روزوں میں ان لذتوں کو جو بعض اوقات اسے گناہ کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ اور ایک مہینہ تک اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ کہ وہ روزوں کے بغیر بھی ان لالچوں کا آسانی سے مقابلہ کرسکتا ہے۔

خدا تعالےٰ کا قرب

تتقون کے تیسرے معنے روحانیت کے اعلےٰ مدارج حاصل کرنے کے ہیں۔ ان معنوں کے لحاظ سے بھی روزوں کا فائدہ ظاہر ہے کیونکہ ان دنوں رات کو کھانا کھانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح انسان کو زیادہ عبادت اور زیادہ دعاؤں کا موقع مل جاتا ہے۔ دوسرے جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس کی رُوح کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر نیکی کی کوئی نہ کوئی جزاء ہے۔ مگر روزہ کی جزا میں خود ہوں یعنی روزہ دار کو میرا قرب حاصل ہوتا ہے

ذکرِ الٰہی اور نعماءِ الٰہیہ کا شکر

روزہ کی دو اور حکمتیں قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمائی ہیں۔ کہ لتکبروا اللہ علیٰ ماھداکم ولعلکم تشکرون (بقرہ ع ۲۳) یعنی روزے اس لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ تا تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی کا اظہار کرو۔ اور تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو۔ یعنی ایک فائدہ تو یہ ہے۔ کہ تم چونکہ ان دنوں سارا دن کھانے پینے کے مشاغل سے فارغ رہوگے اس لئے مادیت کی طرف سے توجہ ہٹ جانیکی وجہ سے اللہ تعالےٰ کا زیادہ ذکر کروگے۔ اور دوسرا فائدہ یہ ہے۔ کہ بھوک کی تکلیف محسوس کرکے تمہارے دل میں شکر گزاری کا جذبہ موجزن ہوگا۔ یہ علم انسانی کمزوری ہے۔ کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے۔ وُہ اس کی قدر نہیں کرتا مگر جب چھن جائے۔ تو اس کی قدر محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کو صبح و شام کھانے سے پیٹ بھر لینے کے باوجود اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کا احساس نہیں ہوتا مگر جب روزوں میں اُسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تب اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے اس پر کس قدر احسانات ہیں۔ اور اس کی روح جذبۂ شکر سے لبریز ہوکر بارگاہِ ایزدی میں جھک جاتی ہے

چھ حکمتیں

غرض اللہ تعالےٰ نے روزوں میں منجملہ اور حکمتوں کے چھ حکمتیں یہ رکھی ہیں کہ (۱) روزوں سے انسان تکالیف برداشت کرنے کا عادی بنکر عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتا ہے (۲) روزوں سے غرباء کی تکالیف کا اندازہ ہوکر ان کے متعلق دل میں ہمدردی کا جوش موجزن ہوتا ہے۔ (۳) روزوں سے انسان کو اپنے نفس اور مادی لذات پر قابو پانے کی طاقت حاصل ہوتی ہے (۴) روزوں سے روحانیت کا اعلےٰ مقام حاصل ہوتا اور اللہ تعالےٰ کا قرب میسر ہوتا ہے (۵) روزوں سے ذکرِ الٰہی

رمضان المبارک کے مسائل

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

۳ - اعتکاف

اعتکاف ایک عبادت ہے۔ جو گو نفل ہے۔ یعنی واجب نہیں۔ مگر نہایت ثواب اپنے اندر رکھتی ہے۔ احمدی احباب کو چاہیئے کہ وُہ اس دفعہ حتی الوسع اس عبادت کو بجا لائیں۔ اور ہر جماعت کی احمدیہ مسجدوں میں ضرور یہ عبادت بجا لائی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے کے بعد اعتکاف ثابت نہیں اور دعوے سے قبل کا مجھے علم نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالٰے عنہ اپنی خلافت میں ایک دفعہ اعتکاف بیٹھے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے اپنی خلافت سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہمراہ یہ عبادت بجا لا چکے ہیں۔ اس عبادت کا مفہوم یہ ہے۔ کہ انسان رمضان شریف کا آخری عشرہ دن رات مسجد میں گزارے اور سوائے قضائے حاجت یعنی پاخانہ اور پیشاب کے اور کسی کام کے لئے بھی مسجد سے باہر نہ نکلے۔ ہاں اگر احتلام ہو جائے۔ تو فوراً مسجد سے نکل کر نہا کر فوراً واپس آجائے۔ اور اگر نہانا نقصان دہ ہو۔ تو تیمم کر کے اندر رہ سکتا ہے۔

ان ایام میں معتکف اپنی بیوی کے پاس رات کو بھی نہیں جا سکتا۔ اور نہ دن رات کے کسی حصہ میں اپنی بیوی کا بوسہ یا معانقہ یا شہوت کی کوئی بات کر سکتا ہے۔ اعتکاف کی غرض سے عام قاعدہ یہ رائج ہے۔ کہ رمضان کی بیسویں کو نماز فجر پڑھ کر مسجد میں بیٹھ جائے۔ اور جب سُورج غروب ہوتے پر عید کا چاند دیکھے تو گھر واپس آجائے۔ مسجد میں اپنے لئے ایک حجرہ کپڑوں وغیرہ کا بنانا جائز ہے۔

اعتکاف میں بولنا منع نہیں۔ اور نہ چپ رہنا موجب ثواب ہے۔ اور جس طرح نماز کے لئے وضو شرط ہے۔ اسی طرح اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے۔ مثلاً ایک شخص نے اعتکاف شروع کیا۔ پانچ دن کے بعد وُہ بیمار ہو گیا۔ اور ایک روزہ نہ رکھ سکا۔ تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ اب یہ اگلے سال اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔ اس سال کا اعتکاف جاتا رہا۔ اعتکاف عورتیں بھی بیٹھ سکتی ہیں۔ حضور علیہ السلام کی ازواج مطہرات حضورؐ کی زندگی میں بھی اور حضورؐ کے وصال کے بعد بھی مسجد کے صحن میں کپڑوں کے حجرے بنوا کر اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں۔ اعتکاف میں معتکف کا کسی کے جنازہ میں شامل ہونا یا مریض کی عیادت کے لئے جانا جائز نہیں۔ ہاں اگر معتکف ان تقریبوں میں شریک ہونا ضروری سمجھتا ہے۔ تو اعتکاف توڑ دے۔ اور چلا جائے۔ اور اگلے سال اعتکاف بیٹھے۔ مثلاً ایک معتکف کا باپ یا بیوی یا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ یا بیمار ہو گیا ہے۔ تو اس کے جنازہ کے لئے یا تیمار داری کے لئے جانا ہے۔ تو بے شک چلا جائے۔ مگر اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ یہ نہیں۔ کہ جنازہ سے فارغ ہو کر پھر مسجد میں بیٹھ جائے بلکہ اب اگلے سال ہی اعتکاف اسے مل سکتا ہے۔ معتکف کی بیوی مسجد میں جا کر اپنے خاوند سے مل سکتی ہے۔ یعنی پاس بیٹھ کر بات چیت کر سکتی ہے۔ اور بغیر پیار کے بدن سے بدن مس کر سکتی ہے۔ مثلاً اس کا سر دھو سکتی ہے۔ یا پھوڑے کی پٹی کر سکتی ہے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام اعتکاف کی وجہ سے گھر نہ جا سکتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کے سبب مسجد میں نہ جا سکتی تھیں۔ تو حضور علیہ السلام مسجد کی کھڑکی سے اپنا سر مبارک گھر کے اندر کی طرف کر دیتے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آپؐ کا سر دھلا دیتیں۔ اور سر میں کنگھی کر دیتیں۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب خود معتکف ہوتیں۔ تو قضائے حاجت کے لئے اپنے گھر میں آتیں۔ تو پاخانہ تک جاتے وقت چلتے چلتے گھر میں کوئی بیمار ہوتا۔ تو اس کو پوچھتی جاتیں۔ یعنی اس کام کے لئے مریض کے سرہانے کھڑی تک نہ ہوتیں۔ جمعہ پڑھنے کے لئے معتکف اپنی ایسی مسجد سے جہاں جمعہ نہیں ہوتا۔ جمعہ والی مسجد میں جا سکتا ہے۔ اور جمعہ پڑھ کر اسے واپس آجانا چاہیئے۔ قادیان شریف میں جو لوگ مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھتے ہیں۔ وُہ جمعہ کے لئے مسجد اقصٰے میں جایا کرتے ہیں۔

۴ - روزہ کا فدیہ

روزہ ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ مسافر اور بیمار اور حائضہ کو معاف ہے۔ ہاں یہ لوگ جتنے روزے چھوڑیں دوسرے دنوں میں رکھیں۔ لیکن ایسی عورت جو کبھی حاملہ اور کبھی مُرضعہ رہ کر برسوں اُسے روزہ کا موقعہ نہیں ملتا۔ یا بوڑھا جو روزہ رکھنے کے قابل نہیں رہا۔ اور اب کوئی امید نہیں۔ کہ پھر وُہ کبھی رکھ سکے۔ یا دائم المرض یا ایسا شخص جو جسمانی طور پر پیدائشی ایسا کمزور ہو۔ کہ روزہ رکھ ہی نہیں سکتا۔ ان سب کو چاہیئے۔ کہ ایک مسکین کا کھانا دونوں وقت دیں۔ اور روزہ نہ رکھیں۔

۵ - سحری نہ کھانے کی صُورت میں روزہ

روزہ میں سحری کھانا سُنت ہے۔ مگر روزہ کے لئے شرط نہیں۔ مثلاً کسی شخص کی آنکھ نہیں کھلی۔ تو وُہ صبح کو اس عذر پر کہ میں نے سحری نہیں کھائی۔ روزہ نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ سحری روزہ کے لئے اس طرح شرط نہیں جس طرح نماز کے لئے وضو شرط ہے۔ کہ بغیر وضو کے نماز ہو ہی نہیں سکتی بلکہ روزہ بطور خود ایک فرض ہے۔ خواہ سحری کھائے خواہ نہ کھائے۔ خواہ سحری کھانے کا موقعہ ملے۔ خواہ نہ ملے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آج کل بعض لوگ ناواقفی سے سحری نہ کھا سکنے کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیتے ہیں۔

۶ - سحری کا وقت

پنجاب کے دیہات میں لوگ رات کے دو بجے ہی سحری کھا لیتے ہیں۔ اور پھر سو جاتے ہیں۔ یہ گو جائز ہے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریق مبارک یہ تھا۔ کہ سحری کھا کر فارغ ہوتے۔ اور ادھر صبح کی اذان شروع ہو جاتی۔ یعنی آخری وقت سحری سے فارغ ہونا سُنت ہے۔

۷ - رمضان یا عید کا چاند

رمضان یا عید کے چاند کی اطلاع گو اب متمدن ممالک میں بذریعہ تار آ سکتی ہے۔ اور ہمارے سلسلہ میں رمضان یا عید کے چاند کے لئے تار کی خبر کو رؤیت کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔ مگر دراصل کسی تار وغیرہ کے بھیجنے بھجوانے کی ضرورت ہی نہیں۔ شریعت اسلامیہ نے ایک کلی اصول قائم کر دیا ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ رمضان کے چاند کے لئے یوں کیا جائے۔ کہ جب شعبان کے ۲۹ دن پورے ہو جائیں۔ اور شعبان کی انتیسویں کا سُورج غروب ہو جائے تو لوگ مغرب کی طرف نگاہ دوڑائیں۔ اگر چاند نظر آجائے۔ تو صبح کو روزہ رکھیں اور یہ قرار دیں۔ کہ کل سے رمضان شروع ہے۔ لیکن اگر باوجود مطلع صاف ہونے کے چاند نظر نہ آئے۔ یا بادل ہو۔ تو اگلے دن روزہ نہ رکھیں بلکہ یہ قرار دیں۔ کہ کل شعبان کی تیسویں تاریخ ہے۔

پس شعبان کے ۲۹ دن گزرتے پر اگر چاند نظر نہ آئے۔ تو روزہ نہ رکھیں۔ بلکہ روزہ رکھنا شرعاً منع ہے۔ پھر جب یہ دن جسے شعبان کی تیسویں قرار دیا گیا تھا۔ گزر جائے۔ تو اب چاند کے دیکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ خواہ چاند نظر آئے۔ خواہ بادل وغیرہ کی وجہ سے نظر نہ آئے۔ ہر صورت میں اگلے دن روزہ شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ قمری مہینہ ۲۹ کا ہوتا ہے یا ۳۰ کا۔ اسی طرح رمضان شریف کا جب انتیسواں دن گزر جائے اور سُورج غروب ہو جائے۔ تو مغرب کی طرف نظر دوڑاؤ اگر چاند نظر آئے۔ تو صبح عید کرو۔ اور یہ قرار دو۔ کہ کل سے شوال کا مہینہ شروع ہے۔ لیکن اگر چاند نظر نہ آئے۔ تو اگلے دن روزہ رکھو۔ اور اس دن کو رمضان کا تیسواں دن قرار دو۔ اور اس رمضان کے تیس دن پورے کر کے پھر اگلے دن خواہ مطلع صاف ہو۔ خواہ بادل ہوں۔ بہر صورت روزہ نہ رکھو۔ اور عید پڑھو۔

Digitized by Khilafat Library

219

غرض شریعت نے نہایت آسان طریق رکھا ہے۔ کہ نہ تار کی ضرورت - نہ ٹیلیفون کی۔ اور نہ جنتریوں کی۔ غرض ۲۹- دن گزرنے پر مغربی افق کو دیکھنا چاہیئے۔ اگر چاند نظر آئے۔ تو روزہ رکھو یا عید مناؤ۔ ورنہ ایک دن کا وقفہ ڈالو اور پھر روزہ رکھو۔ یا عید مناؤ۔ اور بس ؛

۸ - غروب آفتاب سے قبل غلطی سے روزہ کھول لینا

اگر روزہ میں شام کے وقت بادل ہوں۔ یا آندھی آئے۔ یا گہر ہو۔ اور آپ غلطی سے یہ سمجھ کر کہ افطار کا وقت ہوگیا ہے۔ روزہ کھول لیں۔ یا مطلع صاف ہو۔ اور سورج موجود ہو۔ مگر آپ کمرے کے اندر ہوں۔ اور کسی نے غلطی سے کہہ دیا ہو۔ کہ افطاری کا وقت ہوگیا ہے۔ غرض کسی نہ کسی وجہ سے آپ روزہ کھول بیٹھیں۔ اور بعد میں معلوم ہو۔ کہ ابھی سورج غروب نہیں ہؤا۔ تو آپ کو رمضان شریف کے بعد ایک روزہ رکھنا پڑے گا۔ ساتھ اس لئے نہیں۔ کہ آپ نے عمداً روزہ نہیں توڑا۔ اور ایک اس لئے کہ آپ پر غروب شمس تک بھوکا رہنا فرض تھا۔ مگر آپ نے اجتہادی غلطی سے اس فرض کو پورا نہ کیا ؛

۹ - روزہ کھولنے کا وقت

سورج کا اوپر کا کنارہ جب غائب ہوجائے۔ یعنی سورج کے غروب ہوتے ہی فوراً بغیر کسی وقفہ کے روزہ کھول لینا چاہیئے۔ خواہ فضا میں کتنی روشنی کیوں نہ ہو۔ اہل تشیع کی طرح اندھیرا ہونے یا ستاروں کے نمایاں ہونے کا انتظار شرعاً سخت گناہ ہے اور اس بارہ میں وہمی احتیاط خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ

(پورے کرو اپنے روزے رات تک)

اور رات کہتے ہیں سورج ڈوبنے سے سورج نکلنے تک کے وقت کو۔ پس سورج ڈوبنے کے بعد روزہ جاری نہیں رہنا چاہیئے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔

لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔ لوگ ہمیشہ درست رہیں گے۔ جب تک کہ وہ وقت ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے ؛

۱۰ - بھول کر کھانا پینا

بھولے سے کھانے۔ پینے یا غلط فہمی سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے۔ تو آپ کو کیا ضرورت پڑی ہے۔ کہ اسے آگاہ کرو۔ جبکہ اس کا رب اس کی مہمانی کر رہا ہے اور وہ کھا پی رہا ہے۔ اور اس کا روزہ بھی سلامت ہے ؛

۱۱ - سفر میں روزہ

سفر میں روزہ کے متعلق حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا یہ فتوےٰ ہے۔ کہ ایک شخص مثلاً لاہور کا رہنے والا ہے۔ وہ اٹھارہ رمضان تک اپنے شہر لاہور میں مقیم ہے تو اس پر فرض ہے۔ کہ ہر روز روزہ رکھے پھر وہ شخص رمضان کی انیس تاریخ کو لاہور سے دن کے دس بجے چل کر ۲۰- رمضان کی دوپہر کو پشاور پہونچتا ہے۔ تو ۱۹- اور ۲۰ رمضان کے روزے ہرگز نہ رکھے پھر وہ ۲۱- تا ۲۵- پشاور میں رہتا ہے۔ تو گو یہ مسافر ہے۔ مگر علےٰ السفر۔ یعنی سفر کی پیٹھ پر سوار نہیں۔ یعنی سفر کر نہیں رہا۔ اس لئے یہ جائز ہے۔ کہ یہ پشاور میں رہ کر ۲۱- سے ۲۵ تک پانچ دن کے روزے رکھے۔ اور یہ بھی جائز ہے۔ کہ ان پانچ دنوں کے روزے نہ رکھے۔ اور بعد میں رمضان گزرنے پر لاہور میں ۱۹- اور ۲۰ تاریخ کے چھوڑے ہوئے روزوں کے ساتھ یہ پانچ روزے بھی رکھے۔ پھر یہ شخص ۲۶ کو دن کے دس بجے چل کر ۲۷ رمضان کو بارہ بجے دن کے لاہور پہونچتا ہے۔ تو ۲۶- اور ۲۷ دو دن کے روزے سفر میں رکھنے منع ہیں۔ پھر یہ شخص لاہور میں مقیم ہے۔ تو ۲۸ کو لازماً روزہ رکھنا پڑے گا۔

غرض (۱) مقیم پر روزہ فرض ہے۔ (۲) سفر کے دوران میں منع ہے (۳) سفر ختم کرکے مسافر رہ کر روزے جائز ہیں۔ خواہ رکھے۔ خواہ رمضان کے بعد ادا کرے۔

اسی طرح جو لوگ اپنے شہر سے قادیان آتے ہیں۔ ان کے لئے راستہ کے دنوں میں روزہ منع ہے۔ اور قادیان پہنچ کر جتنے دن یہاں رہیں۔ جائز ہے کہ روزہ رکھیں۔ اور جائز ہے کہ نہ رکھیں اور بعد میں اپنے شہر میں جاکر گنتی پوری کریں۔ یہ فتوےٰ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ جو میں نے اپنے الفاظ میں نقل کیا ہے

۱۲ - جنبی ہونے کی حالت میں روزہ دار رہنا

اگر کوئی شخص رات کو اپنی بیوی کے پاس جائے۔ اور پھر سحری کے وقت اٹھ کر سحری کھالے۔ پھر صبح کی اذان ہو جائے۔ اور یہ ابھی جنبی ہی ہو یعنی ابھی اس نے غسل نہیں کیا۔ تو چونکہ صبح صادق ہو چکی ہے۔ اس لئے اس کا روزہ شروع ہو گیا۔ اور یہ روزہ دار ہے۔ اور جنبی بھی ہے۔ اس سے معلوم ہؤا۔ کہ جنبی ہونا۔ اور روزہ دار ہونا دونوں ایک وقت میں جمع ہوسکتے ہیں یعنی روزہ کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ آدمی جنبی نہ ہو ؛

اب صبح کی اذان کے بعد جب یہ شخص غسل کرے گا۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ یہ روزہ دار ہے۔ بلکہ صبح کی نماز کے لئے غسل کرے گا۔ کیونکہ جنبی شخص نماز نہیں پڑھ سکتا۔ فرض کرو ہماری شریعت میں فجر کی نماز نہ ہوتی۔ تو یہ شخص صبح کو بھی غسل نہ کرتا۔ بلکہ دن کے بارہ بجے تک بے غسل رہتا۔ تو یہ پوری طرح روزہ دار بھی ہوتا۔ اور جنبی بھی۔ پھر یہ بارہ بجے کے بعد نماز ظہر کے لئے غسل کرتا۔ غرض جنبی ہونا روزہ کے لئے مانع نہیں اسی طرح ایک شخص مثلاً صبح کی نماز پڑھ کر سو گیا۔ اور دن کے ۸ بجے خواب میں سوتے سوتے جنبی ہوگیا۔ تو ضروری نہیں۔ کہ یہ جاگ کر فوراً نہائے۔ اس خیال سے کہ میں روزہ دار ہوں۔ مجھے جنبی رہنا درست نہیں بلکہ اگر یہ نہائے گا۔ تو ظہر کی نماز کی خاطر نہ کہ روزہ کی خاطر۔ لیس جنبی ہوکر روزہ شروع کرنا یا روزہ رکھ کر جنبی ہو جانا۔ روزہ میں خلل نہیں ڈالتا۔ لیکن جو شخص روزہ رکھ کر پھر عمداً جنبی ہوتا ہے۔ اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑتے ہیں۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم رمضان شریف میں پچھلی رات کو تہجد پڑھ کر ازواج مطہرات کے پاس جاتے۔ اور جنبی ہوجاتے۔ مگر غسل نہ فرماتے۔ پھر حضورؐ سحری کھاتے۔ پھر اذان ہوجاتی۔ اور روزہ شروع ہوجاتا۔ پھر حضور نماز فجر کے لئے نہاتے ؛

۱۳ - روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے

روزہ میں کھانے پینے کے علاوہ وہ امور بھی منع ہیں۔ جو کھانے پینے کے قائم مقام ہیں۔ مثلاً (۱) حقہ سگرٹ وغیرہ پینا۔ (۲) نسوار ناک میں یا منہ میں لینا (۳) انجکشن کرانا (۴) ٹیکہ کرانا۔ (۵) حقنہ کرانا ؛

۱۴ - قے یا نکسیر

قے یا نکسیر سے روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان دونوں باتوں سے کوئی چیز بدن کے اندر نہیں جاتی۔ بلکہ بدن سے باہر نکلتی ہے۔ ہاں اگر قے یا نکسیر سے انسان بیمار ہوجائے۔ تو ان کثرت سے مریض کے ماتحت روزہ چھوڑ سکتا ہے لیکن محض معدہ سے غذا نکلنے یا ناک سے خون نکلنے کے سبب روزہ نہیں ٹوٹتا ؛

۱۵ - ایام حیض

ایک روزہ دار عورت کو سورج ڈوبنے سے قبل خواہ کسی وقت دن کے حیض آجائے۔ اسی وقت اس کا روزہ خود بخود ٹوٹ جاتا ہے خواہ کچھ کھائے پیئے۔ یا نہ کھائے پیئے۔ اس لئے اُسے چاہیئے۔ کہ رمضان کے بعد اس دن کا روزہ رکھے ؛

۱۶ - حاملہ اور مُرضعہ

حاملہ اور دودھ پلانے والی کو روزہ منع نہیں اگر وہ طاقت محسوس کرتی ہے۔ اور پیٹ کے بچہ یا دودھ پیتے بچے کو نقصان پہنچنے کا [illegible]

۱۷۔ رمضان میں خصوصیت سے صدقہ و خیرات

رمضان شریف میں احباب کو چاہیئے کہ خصوصیت سے اس امر کا خیال رکھیں۔ کہ انکے (۱) ہمسائے (۲) دوست (۳) رشتہ دار (۴) واقف کار (۵) ماتحت (۶) ملازم (۷) احمدی بھائی (۸) دارالشیوخ کے مساکین (۹) قادیان کے غریب مہاجر۔ (۱۰) ہر قسم کے غرباء خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ان کے ہاتھ سے کس قدر امداد حاصل کرتے ہیں؟ غرض اس مہینہ میں بھوکا رہنے کی ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ انسان خود بھوکا رہ کر دوسرے بھوکوں کا خصوصیت سے خیال رکھے۔

۱۸۔ باجماعت نمازیں

اکیلے اور باجماعت پڑھنے کے لحاظ سے نماز کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

۱۔ فرائض پنجگانہ۔ ان کا جماعت سے پڑھنا ضروری ہے مگر اکیلے بھی ہو سکتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص ظہر پڑھنے کے لئے مسجد میں گیا۔ وہاں اگر جماعت مل سکے تو جماعت سے پڑھے ورنہ اکیلے پڑھ لے۔

۲۔ سنتیں۔ یہ صرف اکیلے ہوتی ہیں شریعت سے ان کا باجماعت پڑھنا ثابت نہیں مثلاً یہ جائز نہیں۔ کہ ایک شخص دوسرے کو کہے۔ کہ آؤ ہم دونوں ظہر کی پہلی یا پچھلی سنتیں مل کر جماعت کر کے پڑھ لیں۔

۳۔ وتر۔ یہ اکیلے بھی جائز ہیں۔ اور جماعت سے بھی۔

۴۔ نفل۔ مثلاً تہجد۔ اشراق ضحیٰ۔ سفر سے واپسی کی دو رکعتیں نذر کے نفل۔ شکرانہ کے نفل۔ یہ تمام نوافل جماعت سے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اکیلے بھی۔

۵۔ جمعہ۔ یہ صرف جماعت سے ہی ہو سکتا ہے اکیلے نہیں۔ اکیلا ہوگا۔ تو ظہر پڑھے گا نہ کہ جمعہ؛

چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی آخری تاریخ
یکم دسمبر ۱۹۳۶ء
سے قبل وعدہ کی ساری رقم
ادا ہونی چاہیئے

تزکیۂ نفس

بزرگان اسلام کے قیمتی اقوال

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا مومن ہمیشہ چھ خوفوں میں گرفتار رہتا ہے (۱) خدا تعالےٰ کی طرف سے کہ کہیں اس کی نافرمانیوں کی وجہ سے ایمان ضائع نہ ہو جائے (۲) ملائکہ کی طرف سے کہ کہیں وہ اس کی کوئی بری بات نامۂ اعمال میں درج نہ کر دیں (۳) شیطان کی طرف سے کہ کہیں وہ اس کی کوششوں کو باطل نہ کر دے۔ (۴) دنیا کی طرف سے کہ کہیں وہ اس کی خوبصورتیوں کی وجہ سے فریب نہ کھا جائے اور آخرت کا خیال اس کے دل سے نہ اٹھ جائے۔ (۵) اپنے اہل و عیال کی طرف سے کہ کہیں وہ اس کو خدا تعالےٰ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں۔ (۶) ملک الموت کی طرف سے کہ کہیں وہ اس کی غفلت کی حالت میں نہ آ جائے۔

۲۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ کی چھ بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ (۱) اسلام (۲) قرآن (۳) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (۴) صحت (۵) گناہوں پر پردہ پوشی (۶) لوگوں سے غنیٰ اور بے پروائی۔

۳۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے انسان ابلیس تیرے آگے کھڑا ہے نفس تیرے داہنی طرف ہے۔ خواہشات تیرے بائیں طرف ہیں۔ دنیا تیرے پیچھے ہے۔ اعضاء تیرے ارد گرد ہیں۔ اور خدائے غالب و برتر تیرے اوپر ہے ابلیس تجھے ترکِ دین کی طرف بلاتا ہے نفس تجھے گناہ کی طرف دھکیلتا ہے۔ خواہشات تجھے شہوت کی طرف بلاتی ہیں۔ دنیا تجھے اپنی طرف کھینچتی ہے اعضاء تجھے گناہ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور خدائے برتر تجھے جنت اور مغفرت کی دعوت دیتا ہے۔ پس جس نے ابلیس کا کہا مانا اس سے دین چلا گیا۔ جس نے نفس کا اتباع کیا۔ اس سے روحانیت چلی گئی۔ جس نے خواہشات کی پیروی کی۔ اس سے عقل رخصت ہوئی۔ جس نے دنیا طلب کی اس سے آخرت گئی۔ جس نے اعضاء بدن کا کہا مانا۔ اس سے جنت چلی گئی۔ اور جس نے خدا کو مانا اس سے اس کی بدیاں دور ہوئیں اور اس نے ہر قسم کی بھلائیاں حاصل کیں۔

۴۔ بزرجمہر کہتے ہیں۔ چھ باتیں تمام دنیا کی نعمتوں کے برابر ہیں (۱) صالح اولاد (۲) نیک بیوی (۳) کمال عقل (۴) صحت بدن (۵) کلام محکم (۶) ہضم ہونے والا کھانا۔

۵۔ حسن بصری کہتے ہیں۔ دلوں کی خرابی کے چھ وجوہ ہیں۔ (۱) لوگ توبہ کی امید پر گناہ کرتے ہیں (۲) لوگ علم سیکھتے ہیں۔ مگر عمل نہیں کرتے۔ (۳) اگر عمل کریں۔ تو اخلاص نہیں ہوتا۔ (۴) وہ خدا کا رزق کھاتے ہیں مگر شکر نہیں کرتے۔ (۵) اللہ تعالےٰ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتے (۶) اپنے مردوں کو دفناتے ہیں۔ مگر عبرت حاصل نہیں کرتے۔

۶۔ حضرت یحییٰ بن معاذ فرماتے ہیں لوگوں کو چھ باتوں کی وجہ سے سخت دھوکا لگا ہوا ہے۔ (۱) وہ گناہوں پر مداومت کرتے ہیں۔ مگر بغیر توبہ اور ندامت کے عفو کی امید رکھتے ہیں۔ (۲) وہ خدا تعالےٰ کے قرب کی توقع رکھتے ہیں۔ مگر بغیر اطاعت اور فرمانبرداری کے (۳) وہ جنت کی آرزو رکھتے ہیں۔ حالانکہ کام دوزخیوں والے کرتے ہیں۔ (۴) وہ مقربین کا مقام تلاش کرتے ہیں۔ حالانکہ معاصی میں ان کی صبح و شام گذرتی ہے۔ (۵) وہ بغیر عمل کے جزاء کی امید رکھتے ہیں۔ (۶) وہ باوجود ہر قسم کی زیادتی اور ظلم کے خدا تعالےٰ کے وصل کی آرزو رکھتے ہیں۔

۷۔ حضرت انس فرماتے ہیں۔ اگر میری چھ باتیں مان لو۔ تو میں تمہارے لئے جنت کا کفیل ہوتا ہوں۔ (۱) بات کہو۔ تو جھوٹ نہ بولو۔ (۲) وعدہ کرو تو خلاف ورزی نہ کرو۔ (۳) امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کرو (۴) دیکھو تو بدنظری نہ کرو۔ (۵) ہاتھ اُٹھاؤ۔ تو ان سے کسی کو ایذا نہ دو (۶) شرمگاہ کی حفاظت کرو۔

۸۔ ابراہیم ادھم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا مجھ سے گناہ نہیں چھوٹتے۔ میں کیا کروں۔ آپ نے فرمایا میں تجھے چھ باتیں بتاتا ہوں۔ ان پر عمل کرنے کے بعد بے شک گناہ کر لینا۔ (۱) جب تو خدا کا گناہ کرے۔ تو خدا کا بنایا ہوا رزق نہ کھائیو۔ (۲) اگر خدا کا گناہ کرنا ہے۔ تو خدا کے ملک میں نہ رہیو۔ (۳) اگر خدا کا گناہ کرنا ہے۔ تو خدا سے چھپ کر کیجیو۔ (۴) اگر خدا کا گناہ کرنا ہے۔ تو ملک الموت جب آئے تو کہنا۔ کہ مجھے اتنی مہلت دے۔ کہ میں توبہ کر لوں۔ (۵) اگر ملک الموت نہ مانے تو پھر منکر نکیر جب سوال کریں۔ تو ان کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کر دینا (۶) جب تجھے تیرے گناہوں کے بدلہ میں فرشتے دوزخ میں ڈالنے لگیں تو اڑ بیٹھنا۔ اور کہنا۔ کہ میں وہاں نہیں جاتا وہ یہ باتیں سنکر کہنے لگا۔ کہ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا۔ پھر کیسی بے حیائی اور بے شرمی ہے۔ کہ تو اسی کا رزق کھاتا ہے۔ اسی کی زمین پر رہتا ہے۔ اس کی نظروں سے چھپ نہیں سکتا۔ پھر موت اور اپنے انجام کا مالک نہیں۔ اور پھر بھی اس کے احکام کو ٹالتا اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے۔

۱۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخیل مالدار سات باتوں میں سے ایک میں ضرور گرفتار ہوتا ہے (۱) یا تو وہ مر جاتا ہے۔ اور اس کا وارث ایسا شخص ہوتا ہے۔ جو اس کا مال برباد کر دیتا ہے (۲) یا خدا اس پر کسی ظالم و جابر حاکم کو غلبہ دیتا ہے۔ اور وہ مال اس سے ذلت کے ساتھ لے لیتا ہے۔ (۳) یا اسے شہوات برانگیختہ کرتی ہیں۔ اور وہ ناجائز جگہوں میں اپنا مال خرچ کر دیتا ہے (۴) یا اسے کوئی عظیم الشان مکان بنانے کی سوجھتی ہے یا کسی ویران زمین کو آباد کرنے کا خیال آتا ہے۔ اور اس طرح اس کا مال ضائع ہو جاتا ہے (۵) یا خود اسے دنیا کے مصائب میں سے کوئی مصیبت ایسی آ چمٹتی ہے جیسے

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

چوری وغیرہ کہ اس کا مال برباد ہو جاتا ہے۔ (۶) یا وہ دائم المرض ہو جاتا ہے اور روپیہ سب علاج میں خرچ ہو جاتا ہے (۷) یا اسے زمین میں کسی جگہ گاڑ دیتا ہے۔ اور پھر بھول جاتا ہے۔ اور وہ روپیہ اسے نہیں ملتا۔

(۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا۔ کہ کونسی چیز آسمان سے زیادہ بوجھل۔ زمین سے زیادہ فراخ۔ دریا سے زیادہ تونگر۔ پتھر سے زیادہ سخت۔ آگ سے زیادہ گرم۔ زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی اور زہر سے زیادہ کڑوی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ (۱) لوگوں پر جھوٹا بہتان باندھنا آسمان سے زیادہ بوجھل ہے (۲) سچائی زمین سے زیادہ فراخ ہے۔ (۳) قانع دل سمندر سے زیادہ غنی ہے۔ (۴) منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہے۔ (۵) ظالم بادشاہ آگ سے زیادہ گرم ہے۔ (۶) کمینے اور بخیل کی طرف اپنی حاجت روائی کے لئے جانا زمہریر سے بھی زیادہ ٹھنڈا فعل ہے۔ (۷) اور چغل خوری زہر سے زیادہ کڑوی چیز ہے۔

حضرت امیر المومنین کے چند خطبات کی اشاعت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان خطبات کو جو جماعت کی عملی اصلاح کے متعلق ہیں۔ دفتر تحریک جدید نے شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ حضور کے خطبات میں جو نور ہے۔ وہ کسی احمدی دوست سے پوشیدہ نہیں۔ خدا تعالےٰ نے حضور کو ایسے نازک وقت میں منصب خلافت پر متمکن فرمایا۔ جبکہ جماعت کو ایک خطرناک دھکا لگا تھا۔ حضور نے اس کمزور جماعت کو نہ صرف خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ اپنے پاؤں پر کھڑا کیا۔ بلکہ اسے ایک آہنی دیوار کی طرح بنا دیا۔ جماعت کی عملی اصلاح اور ترقی کے لئے حضور نے امسال جو خطبے فرمائے۔ وہ اس وقت تک صرف اخبارات کی فائلوں تک ہی محدود

رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ اب دفتر تحریک جدید نے ان کو جمع کرنے کا عزم بالجزم کر لیا ہے۔ جس کی پہلی قسط عنقریب دوست اپنے ہاتھوں میں دیکھیں گے۔ جو دو سو صفحات پر مشتمل ہوگی۔ قیمت فی جلد جو اصل لاگت ہے ۲؍ فی درجن عہ سیکڑہ عہ۔ دوستوں کو جلد از جلد مطلوبہ تعداد سے اطلاع دینی چاہیئے۔ تا اس حساب سے اس کو شائع کرایا جا سکے۔ (انچارج تحریک جدید قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فارسی منظوم کلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

آپ کا فارسی منظوم کلام مندرجہ بالا شعر کی روشنی میں ملاحظہ کیا جائے۔ تو شروع سے لے کر آخر تک یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور پُر نور اشعار اور نظموں کے ذریعہ تبلیغ دین فرما رہے ہیں اور نثر کے ساتھ نظم کا پہلو اسی لئے اختیار کیا گیا ہے۔ کہ تا وہ روحیں جن پر نظموں یا اشعار کے ذریعہ صداقت احمدیت منکشف ہو سکے ہدایت پائیں دیگر شعرا کے کلام کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کو یہ فضیلت حاصل ہے۔ کہ اس میں حمد الہٰی۔ محامد سیرت النبی محاسن قرآن مجید۔ وصال الہٰی وحدانیت۔ تبلیغ اسلام۔ محامد بزرگان اسلام۔ ترکِ دنیا۔ ترکِ لذاتِ نفسانی وغیرہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ دوسرے شعرا کا کلام پڑھنے سے بعض اوقات طبیعت پر گرانی محسوس ہوتی ہے۔ الفاظ ثقیل معلوم ہوتے ہیں۔ تخیل پست۔ مضمون غیر مربوط۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں یہ بات ہرگز نہیں۔ حضور کے کلام کا مطالعہ کرتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک وسیع و عمیق دریا ہے۔ جو اپنی متانت آمیز روانی کے ساتھ بہتا چلا جاتا ہے۔ جس میں چٹانوں کی روک اور تنگنائی اور پایابی کا مطلق نشان نہیں اور جب یہ دریا زوروں پر آتا ہے۔ تو بھی اس کے مد و جزر اس کی موجوں کی طغیانی اور بہاؤ کے زور و شور میں اسی قدر شگفتگی۔ رعب۔ اور اثر دکھائی دیتا ہے۔ کہ طبیعت ایک ہی وقت میں مسرور محظوظ اور مرعوب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اسی لئے جب درثمین فارسی ایک دفعہ مطالعہ کے لئے اٹھائی جاتی ہے۔ تو آسانی سے چھوڑ کر رکھ دینے کو جی نہیں چاہتا۔ کلام کا مضمون۔ بلند تخیل۔ اشعار کی ترتیب۔ الفاظ کی نشست ایسی دلکش اور خوش آیند معلوم ہوتی ہے۔ کہ خواہ مخواہ پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ درثمین کے اشعار جب خوش الحانی سے پڑھے جائیں۔ تو اس میں اتنی کشش ہوتی ہے۔ کہ ہر صاحب دل کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے۔ چونکہ اکثر اشعار عام فہم ہیں۔ اس لئے ہر شخص آسانی سے ان کا مطلب سمجھ سکتا ہے۔ اور سننے والی کی طبیعت پر گراں نہیں معلوم ہوتے۔ اشعار کی ترتیب نہایت خوبصورت معلوم ہوتی ہے۔

مضمون کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی کلام تمام متقدمین شعرا کے کلام سے کہیں ممتاز نظر آتا ہے۔ بوستان سعدی۔ مثنوی مولانا روم اور حدیقۃ الحقیقت حکیم سنائی۔ غرضیکہ اس قسم تمام کتب کا پلڑا حضور علیہ السلام کے کلام کے مقابلہ میں اٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اس میں اور ان میں یہی فرق ہے۔ کہ جہاں دوسرے شعرا کے کلام دنیا کے سامنے محض تخیل اصول اور قواعد پیش کرتا ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ٹھوس چیز پیش کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام کے انداز بیان میں بھی جدت ہے۔ جو پہلے شعرا کے کلام میں کم دیکھی گئی ہے۔

جب آپ حمد الہٰی کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کے نقوش دنیا کے لوگوں کے سامنے پیش کرنے پر آتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عاشق خدا۔ خدا تعالےٰ کے سامنے بیٹھا ہوا خدا تعالےٰ کی صفات دیکھ دیکھ کر اور گن گن کر بیان کر رہا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت میں اسی قدر فنا ہو گیا ہے۔ جیسے پانی میں ہوا۔ پھر آپ جب محامد سیرت النبی بیان فرماتے ہیں۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ عاشق محبوب الہٰی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں اسی قدر گداز ہے جیسے آگ کے سامنے موم اور آپ کی محبت میں اس قدر کھویا ہوا ہے۔ کہ ع

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم

کہہ رہا ہے:۔

اس موقعہ پر میں حضور علیہ السلام کے اشعار کا ایک مختصر نمونہ پیش کرتا ہوں۔ اس کے اندازِ بیان شوکت معانی علوِ تخیل سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کا کلام مجملاً کن کن صفات کا جامع ہے۔ آپ نے مدح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں حضور سرور کائنات علیہ التحیہ والسلام کے غار حرا میں عبادت الہٰی کے لئے تشریف لے جانے کا واقعہ جس طرح بیان فرمایا ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ اس قسم کا تخیل محض اور محض آپ کا ہی حصہ ہے کیونکہ آپ ہی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اس دنیا کے لوگوں کی گمراہی و بے دینی کے غم اور ہدایت کی فکر میں ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تھے۔

لہٰذا اس جانشین رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے قراری آپ کے راہوار تخیل کو سیزدہ صد سالہ قبل واقعہ کی طرف لے گئی۔ جبکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں پہونچ کر کئی کئی دن تک متواتر شب و روز عبادت الہٰی میں مصروف رہتے تھے ع

بشنو از نے چوں حکایت می کند

اندراں وقتیکہ دنیا پر ز شرک و کفر بود
ہیچ کس را خوں نشد دل جز دل آں شہریار
ہیچ کس از خبثِ شرک و دجلِ بت آگاہ نشد
ایں خبر شد جانِ احمد را کہ بود از عشق زار
کس چہ میداند کزاں نالہ ہا باشد خبر
کاں شفیع کرد از بہرِ جہاں در کنجِ غار
من نمے دانم چہ دردے بود و اندوہ و غمے
کاندراں غارے درآورد ش حزین و دلفگار
نے ز تاریکی توحش نے ز تنہائی ہراس
نے ز مردن غم نہ خوفِ کشتن و نے بیم مار
کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسمِ خویش میلش نے بنفسِ خویش کار
نعرہ ہا میزد ز درد و می‌نزد از بہرِ خلق خدا
شد تضرع کار او پیشِ خدا لیل و نہار
سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا
قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار
آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش
شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی کلام میں کہیں کہیں بعض شعراء کے اشعار پر تضمین بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس سے بھی حضور کی قادر الکلامی کا پتہ چلتا ہے۔ کسی شاعر کا شعر ہے غالباً حضرت صائب کا ہے۔ ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

یہ شعر کتنا اعلیٰ ہے۔ مگر اس کے پڑھنے کے بعد دل میں شک و شبہ رہتا ہے کہ مضمون کما حقہ ادا نہیں ہوتا۔ اس کی بجائے کچھ اور چاہیئے تھا۔ دل کی گہرائی میں محسوس ہوتا ہے کہ دونوں مصرعوں کا جوڑ صحیح نہیں۔ پہلا مصرعہ کوئی اور مصرعہ چاہتا ہے دوسرا کوئی اور۔ تاکہ دونوں کا مطلب صحیح طور پر ادا ہو۔ اب اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تضمین ملاحظہ ہو۔ آپ یہ ادنیٰ تغیر اس نقص کو یوں دور فرماتے ہیں۔ ؎

آنانکہ گشت کوچۂ جاناں مقامِ شاں
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ شاں
ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
میرد کسے کہ غیب بد آمش کرمِ شاں
اے مردہ دل بگوش سپے ہجو اہلِ دل
جہل و قصور تست نفہمی کلامِ شاں

کس خوبی کے ساتھ صائب کے ایک شعر کے دونوں مصرعوں کو ان کے مقتضی مضمون والے مصرعوں کے ساتھ علیحدہ علیحدہ شعروں میں بیان کیا گیا ہے۔ صائب کے شعر کے پہلے مصرعہ میں مفعول بصیغہ واحد غائب استعمال ہوا ہے۔ اور دوسرے مصرعہ میں اسی مفعول کو جمع متکلم کے صیغہ میں مدغم کر دیا گیا ہے جو خوشنما ترکیب معلوم نہیں ہوتی۔ اس کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ ادنیٰ تغیر جمع کے صیغہ والا مصرعہ ملا کے اس نقص کو دور کر دیا ہے۔ دوسرے شعر میں ہرگز نمیرد کی کسر میرد کسے کے موزوں الفاظ سے پوری فرما دی ہے۔ اور دوسرے شعر کے پہلے مصرعہ کے مقابلہ میں میرد کسے والے مصرعہ کی بنا کی بندش نہایت چست۔ صحیح۔ ضروری اور دلآویز معلوم ہوتی ہے۔

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں بہت سی خوبیاں ہیں۔ جو کلام کے قدردان جوہریوں سے پوشیدہ نہیں۔ اگر اہل علم احمدی حضرات ان خوبیوں کو ایک ایک کر کے اپنے دوستوں کے حلقہ میں یا اخبارات یا رسائل میں بیان کریں تو امید ہے۔ مخالفین کے دلوں میں بھی آہستہ آہستہ گھر کر جائیں گی۔ کیونکہ نظموں اور اشعار کا تعلق دل کے ساتھ ایسا براہ راست ہوتا ہے کہ اس میں کسی دوسرے واسطہ کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی مخالف سے مخالف کے دل پر شعر کا اثر ہو جاتا ہے نہ صرف اثر ہی ہوتا ہے بلکہ مخالف کے ذہن میں ہمیشہ کے لئے بیٹھ جاتا ہے۔ اور یا تو وہ جھوم جھوم کر شعر کو پڑھتا ہے۔ یا کم از کم اپنے دل میں اسی کی یاد تازہ رکھتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی تبلیغ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سلسلہ کے اشد ترین مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہ صرف خود مزے لے لے کر پڑھتے ہیں بلکہ اپنے جلسوں میں بھی پڑھوا لیتے ہیں۔ اگر زیادہ نہیں تو مولوی ثناء اللہ صاحب اس نظم کی خواندگی کے دوران میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال اپنے قلب کے کسی گوشہ میں جاگزیں نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس نظم کے تحریر کرنے میں صادق و راستباز نہیں۔ پھر اس کا لازمی اور لابدی مطلب یہ ہوا۔ کہ کم از کم مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس نظریہ کے ماتحت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کے جس قدر نکات بیان فرمائے ہیں۔ اور جس قدر اعلیٰ تفسیر آپ نے لکھی ہے وہ اس نظم کی روشنی کی حامل و آئینہ دار ہے۔ کیونکہ جو شخص قرآن مجید کی خوبیاں نظم میں منظوم کر سکتا ہے۔ وہ اس کے اعلیٰ نکات کا مفسر ہونے کا بھی حق دار ہے۔ ورنہ آج تک تیرہ صدیوں میں کیوں کسی سے ایسی نظم نہ لکھی گئی۔ اور جو نکات ایسے غواص معانی نے نکالے ہوں۔ وہ کیسے غلط ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح حضور علیہ السلام کا یہ فارسی کلام بھی اپنے اندر خاص اثر اور جذب رکھتا ہے۔ ؎

از نورِ پاک قرآں صبحِ صفا دمیدہ
بر غنچہ ہائے دلہا بادِ صفا وزیدہ
ایں روشنی و لمعاں شمس الضحیٰ ندارد
ویں دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ
یوسف بقعرِ چاہے محبوس ماند تنہا
ویں یوسفے کہ تنہا از چاہ بر کشیدہ
از مشرقِ معانی صدہا دقائق آورد
قدِ ہلالِ نازک زاں نازکی خمیدہ
کیفیتِ علومش دانی چہ شان دارد
شہدیست آسمانی از وحیِ حق چکیدہ
آں نیّرِ صداقت چوں رو بعالم آورد
ہر بوم شب پرستی در کنجِ خود خزیدہ
روئے یقیں نہ بیند ہرگز کسے بہ دنیا
الا کسے کہ باشد با روئیش آرمیدہ
آنکس کہ عالمش شد شد مخزنِ معارف
واں بے خبر ز عالم کیں عالمے ندیدہ
بارانِ فضلِ رحماں آمد بمقدمِ او
بد قسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ
میلِ بدی نباشد الا رگی ز شیطاں
آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ
اے کانِ دلربائی دانم کہ از کجائی
تو نورِ آں خدائی کیں خلق آفریدہ
میلم نماند باکس محبوبِ من توئی بس
زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

اسی طرح حضور کے فارسی کلام کی اور بہت سی نظمیں ہیں جو قارئین اور سامعین کے دل و دماغ کی وسیع فضا میں خوشکن اثرات پیدا کئے بغیر نہیں رہ سکتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام کی اشاعت ہر احمدی اپنی ذہنی قابلیت کے مطابق مختلف شکل اور رنگ میں کر سکتا ہے۔ جن کو خوش الحانی سے نظمیں پڑھنے کی اہلیت ہے وہ یقیناً غیر احمدیوں کے مجمع میں حضور کا کلام سنا کر تبلیغ سلسلہ کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہ نظارہ قادیان دارالامان میں خوب نظر آتا ہے۔ شاید دوسری جگہوں میں بھی ہو۔ خوش الحانی علیحدہ جادو ہے جو نظموں کو آب و تاب دیکر مزید چمکا دیتی ہے۔ پھر حضور کے محاسن کلام پر رسائل و اخبارات میں علمی رنگ میں مضمون شائع کرائے جا سکتے ہیں احمدی طلباء اپنے رنگ میں ایک دوسرے کے پاس حضور کے کلام کو زیر تنقید لا کر ان کو اپنا ہمنوا بنا سکتے ہیں یہ تبلیغ کے بہترین تنقید اور موثر ذرائع ہیں۔ جن سے ہماری جماعت کے علم دوست حضرات فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ خاص کر آج کل زمانے میں جبکہ شعر خوانی و شعر گوئی کا مذاق عام دلچسپی کا باعث بن رہا ہے۔ مجھے ایک یونیورسٹی کے رجسٹرار کی چٹھی سکھ صاحب

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library

چندہ تحریک جدید کا وعدہ سو فیصدی پورا کرنیوالے احباب کی فہرست ۱

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جن مخلصین نے اپنا وعدہ چندہ تحریک جدید سال دوم سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ان کی ایک فہرست حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد احباب کرام کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ ان جماعتوں کے افراد جن کے ذمہ چندہ تحریک جدید میں سے تھوڑی تھوڑی رقم وعدہ پورا ہونے میں باقی ہے۔ وہ اس ماہ میں ضرور ادا کر دیں۔ کیونکہ ماہ نومبر ۱۹۳۶ء دوسرے سال کے وعدے پورے کرنے کا آخری مہینہ ہے۔ وعدہ کرنے والے احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد یاد رہنا چاہیئے۔ "یاد رکھو کہ جو اس وقت کی حقیر قربانی نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جو مطالبات میں کر رہا ہوں۔ آئندہ کے مقابلہ میں حقیر ہیں۔ اسے اس سے بڑی قربانیوں کی توفیق نہیں مل سکے گی" "آج جو چھوٹی کلاس کا سبق یاد نہیں کرتا۔ وہ کل کے بڑے امتحان میں ضرور فیل ہوگا۔ جو آج قربانی کی مشق نہیں کرتا۔ وہ کل ضرور میدان کارزار سے بھاگے گا"، "وہ شخص جو اپنے نفس کے لئے عذر تلاش کرنے میں لگا رہتا ہے۔ ناکام رہتا ہے۔ کامیابی کا مونہہ وہی دیکھتا ہے۔ جو اپنے نفس کا محاسبہ کرنے میں سختی سے کام لیتا ہے۔" "میں اپنی جماعت کے دوستوں سے کہتا ہوں۔ کہ وہ وعدہ جو انہوں نے اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول سے کیا ہوا ہے۔ دیکھیں کہ انہیں اس میں کس قدر پختگی حاصل ہے۔ تم اپنے نفسوں پر غور کرو۔ اور سوچو کہ تم نے جو اللہ تعالےٰ سے عہد کیا تھا۔ اسے کس قدر پورا کیا ہے۔ مومن اور منافق میں یہی فرق ہے۔ کہ مومن ہمیشہ یہ خواہش کرتا ہے۔ کہ اسے اور قربانی کا موقعہ ملے اور منافق ہر قربانی پر روتا ہے۔" "فائدہ صرف ان ہی قربانیوں کا ہوتا ہے۔ جو خوشی اخلاص اور بشاشت سے کی جائیں۔"

بے شک تحریک جدید ایک امتحان ہے۔ اور جن احباب نے اپنے آپ کو اس ادنےٰ امتحان میں شامل کیا ہوا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ اس میں کامیاب ہونے کی کوشش کریں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

فہرست ۱

میاں غلام محمد صاحب اختر لاہور	۲۲۰/-
مرزا قدرت اللہ صاحب "	۷۰/-
قاضی محبوب عالم صاحب "	۴۰/-
نصیر الدین صاحب "	۶/-
قاضی محمود احمد صاحب "	۶/-
ڈاکٹر غلام حیدر صاحب "	۵۵/-
حکیم یوسف علی صاحب "	۵/-
اہلیہ صاحبہ چودہری محمد اسحاق صاحب لاہور	۱۵/-
قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر "	۲۴۰/-
ملک فضل الرحمن صاحب "	۵/۴
ڈاکٹر عبید اللہ صاحب "	۴۵/-
میاں محمد ابراہیم صاحب "	۱۰/-
(خانصاحب) منظور واحد صاحب "	۵۰/-
شیخ مشتاق حسین صاحب "	۱۰/-
مستری اللہ رکھا صاحب "	۱۰/-
چودہری محمد حسین صاحب "	۴۵/-
میاں محمد صاحب "	۲۵/-
میاں مجید احمد صاحب "	۱۰/-
میاں احمد الدین صاحب معہ اہل وعیال "	۳۵/-
بابو عبد الحمید صاحب عارف معہ اہلیہ صاحبہ "	۳۰/-
مالی مستری محمد موسےٰ صاحب "	۶/-
ڈاکٹر عبد الحق صاحب "	۱۲۰/-
مستری محمد الدین صاحب "	۲۰/-
بابو نواب الدین صاحب لاہور چھاؤنی	۱۲۰/-

بابو چراغ دین صاحب لاہور چھاؤنی	۱۵/-
سید محمد اشرف صاحب مزنگ لاہور	۶۰/-
چودہری غلام احمد صاحب " "	۵/-
بابو محمد شفیع صاحب " "	۴۵/-
اہلیہ صاحبہ مرزا صفدر بیگ صاحب " "	۵/-
پیر اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ فیروزپور شہر	۲۱۵/-
بابو فیض الحق خان صاحب " "	۴۰/-
بابو ضیاء الحق خانصاحب " "	۴۰/-
میاں جلال الدین صاحب " "	۵/-
بابو محمد فاضل صاحب " "	۲۱/-

ملک عطاء اللہ ظہور احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ فیروزپور شہر	۵۰/-
ہمشیرہ صاحبہ بابو فضل محمد صاحب " " "	۵/-
ملک عبد المجید صاحب قصور " " "	۴۰/-
چودہری عبد اللہ صاحب زیرہ " " "	۵/-
حکیم میر سعادت علی صاحب حیدر آباد دکن	۲۱۵/-
سید منظور احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " "	۲۴/-
شیخ عبد القادر صاحب " "	۵/۶
عبد القادر صاحب مچھلی والے " "	۵/-
عبد القادر صاحب صدیقی " "	۳۵/-
سید عبد الغنی صاحب " "	۱۰/-

مولوی محمد عثمان صاحب حیدر آباد دکن	۳۰/-
ہدائت علی صاحب " "	۵/-
سید حسین صاحب " "	۵/-
عبد الرشید خان صاحب " "	۴۰/-
ماسٹر غلام نبی صاحب ٹیچر گوجرانوالہ	۲۵/-
سید محمد بخش صاحب وکیل "	۳۶/-
بابو محمد اسمٰعیل صاحب "	۲۵/-
محمد ابراہیم صاحب ساکن چھٹہ "	۶/-
میاں لال محمد صاحب "	۶/-
شیخ عبد المجید صاحب "	۷/-
محمد شریف صاحب فیروزوالہ	۵/-
سید محمد حسین صاحب گرداور سیالکوٹ	۱۶/-
محمود نواز خان صاحب "	۷/-
بابو فضل الہیٰ صاحب "	۵/-
مستری محمد قاسم صاحب "	۵/-
مستری بشیر احمد صاحب "	۵/-
بابو محمد سلیم صاحب "	۵/-
مستری نظام الدین صاحب "	۱۳/-
غلام محمد صاحب "	۵/-
بابو عبد الحمید صاحب "	۶/-
ماسٹر محمد الدین صاحب "	۶/-
حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۱۰/-
شیخ محمد اسلم صاحب " "	۳۰/-
چودہری رحمت خانصاحب میانوالی خانانوالی	۱۰/-
حکیم ناظر حسین صاحب " "	۱۱/-
شیخ ابراہیم صاحب بدوملہی	۱۰/-
مستری غلام قادر صاحب "	۵/-
منشی محمد تلی صاحب پٹواری حلقہ شہر کسیالکوٹ	۱۰/-

پستول منگاؤ پستول چلاؤ

گرجدار آواز بے انتہا خوفناک صورت غرض بالکل اصلی پستول کی مانند ہے صرف یہ فرق ہے کہ اصلی پستول سے آدمی یا جانور مر جاتا ہے اور اس کے فیر کرنیسے حواس باختہ ہو کر بھاگ جاتا ہے کیونکہ اس کا فیر کرنے سے بیحد دہشتناک آواز نکلتی ہے جو سننے والے کا دل ہلا دیتی ہے اس وجہ سے گورنمنٹ نے ہماری پستول پر صوبہ برما اور بنگال و بہار اڑیسہ کے چار علاقوں میں لائسنس بھی لگا دیا ہے کیونکہ وہاں کے باشندے اس پستول کو غلط طریقہ پر استعمال کرتے تھے اور گورنمنٹ کو مجبوراً ان چار صوبوں میں حکم جاری کر کے اس پستول پر لائسنس لگانا پڑا۔ باقی تمام ہندوستان کے لیئے پوری آزادی ہے اور ہر شخص نہایت آزادی کی ساتھ اپنے پاس رکھ سکتا ہے ایک وقت میں اس پستول کے اندر دس کارتوس رکھ سکتے ہیں اور جب چاہیں فیر کر سکتے ہیں جب کارتوس ختم ہو جائیں تو پھر دوبارہ دس بھر لیں۔ بہت مضبوط اور جان ومال کی حفاظت کے لیئے بہترین چیز ہے۔ دیکھنے میں بھی بالکل اصلی پستول معلوم ہوتا ہے۔ ہم اسکے ساتھ سو کارتوس مفت بھیجتے ہیں۔ قیمت ایک عدد پستول معہ سو کارتوس صرف چار روپے (للعہ) محصولڈاک ۸ر اس کے کارتوس علیحدہ بھی بکتے ہیں جب کارتوسوں کی ضرورت ہو تو ہم سے منگائیے ایک روپے کے چھ درجن ملتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ پستول بچوں کا کھلونا نہیں ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ مینیجر یونین امپورٹ کمپنی دریا گنج نمبر ۲۴ دہلی (۷۲)